سوال

(270) میں ایک لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے ایک دین دار اور با اخلاق لڑکی کو شادی کے لیے پسند کیا ہے اور جب اس کے بارے میں میں نے اپنے والد کو بتایا تو انہوں نے اسے مسترد کر دیا۔ میں نے انہیں قائل کرنے کی کوشش کی مگر وہ اپنے موقف پر ڈٹ گئے اور جب میں نے ان سے اس کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ نہیں اس کا کوئی سبب بھی نہیں۔ میں حیران ہوں کہ باپ کی اطاعت کرتے ہوئے اس لڑکی سے صرف نظر کر لوں 'جسے میں نے اپنے لیے پسند کیا تھا' حالانکہ اس سے مجھے اس لڑکی کے خاندان کی طرف سے نفسیاتی طور پر کئی تکلیفوں کا سامنا بھی کرنا پڑے گا میں کیا کروں 'امید ہے کہ صحیح راستے کی طرف میری راہنمائی فرمائیں گے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس سوال کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم یہاں دو نصیحتیں کریں۔ ایک نصیحت تو آپ کے والد کے لیے ہے 'جنہوں نے آپ کو اس عورت سے شادی سے منع کر دیا ہے' جس کے بارے میں آپ کا یہ کہنا ہے کہ وہ متدین اور با اخلاق ہے لہذا آپ کے والد کے لیے واجب یہ ہے کہ وہ آپ کو اس عورت سے شادی کی اجازت دے دیں الا یہ کہ ان کے پاس ممانعت کے لیے کوئی شرعی سبب ہو اور وہ اسے بیان بھی کریں تاکہ آپ مطمئن ہوجائیں۔ آپ کے والد کو چاہیے کہ وہ اس مسئلہ کا اس طرح بھی جائزہ لیں کہ اگر ان کے والد انہیں کسی ایسی عورت سے شادی کرنے سے منع کر دیتے جو انہیں دین واخلاق کے اعتبار سے پسند ہوتی 'تو اس سے ان کے دل پر کیا گزرتی 'لہذا اگر وہ اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ ان کے والد کی طرف سے ان پر کوئی ایسی پابندی عائد ہو تو ان کا بیٹا بھی پسند نہیں کرات کہ اس پر اس کے والد کی طرف سے کوئی ایسی پابندی عائد ہو اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((لایؤمن احدکم حتی یحب لاخیه مایحب لنفسه)) (صحیح البخاري 'الایمان' باب من الایمان ان یحب لاخیه مایحب لنفسه 'ح: ۱۳ و صحیح مسلم 'الایمان' باب الدلیل علی ان من خصال الایمان ان یحب لاخیه المسلم۔۔۔الخ، ح: ٤٥)

''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے بھی وہ پسند نہ کرے جسے وہ خود اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

آپ کے والد کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ کسی شرعی سبب کے بغیر آپ کو اس عورت سے شادی کرنے سے منع کریں اور اگر اس کا واقعی کوئی شرعی سبب ہو تو وہ انہیں بیان نہیں کرنا چاہیے تاکہ آپ کے سامنے بھی ساری صورت حال واضح ہو۔ اسی طرح آپ کو میں یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ اگر باپ کو راضی کرنے کے لیے اور اختلاف کو ختم کرنے کے لیے آپ اس کے سوا کسی اور عورت سے شادی کرلیں تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

اوراگرآپ کےلیے یہ ممکن نہ ہوکیونکہ آپ کا دل اس عورت سے وابستہ ہوچکا ہواور آپ کےلیے یہ بھی خدشہ ہوکہ اگر آپ نے اس کے علاوہ کسی اور عورت سے منگنی کی تو آپ کا باپ آپ کواس سے بھی شادی سے منع کردے گا کیونکہ بعض لوگوں کے دل میں غیرت اور حسد ہوتا ہے حتی کہ اپنے بیٹوں کےلیے بھی جس کی وجہ سے وہ انھیں اپنے ارادوں کے مطابق عمل کرنے سے روکتے ہیں۔۔۔بہر حال اگر آپ کےلیے ایسا کوئی خدشہ ہے تو پھر اس عورت سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں خواہ آپ والد اس شادی کو پسند نہ کریں 'ممکن ہے کہ شادی کے بعد وہ مطمئن ہوجائیں اوران کا دل صاف ہوجائے۔ہم آپ کےلیے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کواس کام کی توفیق عطا فرمائے جوآپ کےلیے بہتر ہو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص213

محدث فتویٰ